خطبہ جمعۃ المبارک

بعنوان

آیئے! دل کی اصلاح کیجئے

منبر اللجنۃ العلمیۃ
03

بتاریخ: 19 اپریل 2019

بمطابق: 13 شعبان 1440ھ

خطبہ رائٹر

حافظ زبیر بن خالد مرجالوی
03086222418

بہ اھتمام

التبیان انٹرنیشنل

لاہور۔ پاکستان

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

آیئے! دل کی اصلاح کیجئے

خطبہ کے اہم عناصر:

- دل قرآن وحدیث کی روشنی میں
- دل کی اصلاح کرنے والے اسباب

إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ، نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ، مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اَمَّا بَعدُ فَاَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِيم يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَتْكُمْ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَشِفَاءٌ لِمَا فِي الصُّدُورِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَلِكَ فَلْيَفْرَحُوا هُوَ خَيْرٌ مِمَّا يَجْمَعُون

برادران اسلام! دل جسمِ انسانی میں قدرت الٰہی کی عظیم نشانی ہے۔ یہ بظاہر گوشت کا ایک ٹکڑا اور خون پمپ کرنے کا قدرتی آلہ ہے لیکن معنوی اعتبار سے معرفت الٰہی کا مرکز ومنبع ہے، ظاہری و باطنی اصلاح اور فساد کا اسی سے گہرا ربط وتعلق ہے، تصدیق ویقین اور نور ایمان وہدایت کی شعاعیں اسی سے پھوٹتی ہیں اور کفر وضلالت، زیغ ونفاق کی گھٹائیں اسی پر چھاتی ہیں۔ دل کی اسی اہمیت کے پیش نظر اس کی اصلاح کا تاکیدی زور دیا گیا ہے۔ اسی مناسبت سے آج کے خطبہ جمعہ میں دل کی اصلاح کرنے والے عوامل کے بارے میں کچھ معلومات حاصل کی جائے گی، تاکہ ہمارے دلوں کی اصلاح ہو سکے۔

دل قرآن وحدیث کی روشنی میں

اللہ تعالیٰ ہماری شکلوں کو نہیں دیکھتا بلکہ دل اور اعمال کو دیکھتا ہے:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى صُوَرِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ، وَلكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوبِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ

یقیناً اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور جسموں کی طرف نہیں دیکھتا بلکہ تمہارے دلوں اور تمہارے اعمال کی

طرف دیکھتا ہے۔

صحیح مسلم:2564

اگر دل صحیح تو سارا جسم صحیح:

انسانی وجود میں دل کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اگر دل صحیح ہو تو سارا جسم صحیح ہوتا ہے اور اگر جسم خراب ہو تو سارا جسم خراب ہوتا ہے، چنانچہ سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أَلاَ وَإِنَّ فِي الجَسَدِ مُضْغَةً إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الجَسَدُ كُلُّهُ، وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الجَسَدُ كُلُّهُ، أَلاَ وَهِيَ القَلْبُ

آگاہ رہو جسم میں ایک ٹکڑا ہے جب وہ صحیح رہتا ہے تو سارا جسم صحیح رہتا ہے اور جب وہ بگڑ جاتا ہے تو سارا جسم بگڑ جاتا ہے، آگاہ رہو کہ وہ دل ہے۔

صحیح البخاری:52

صالح دل والے اللہ کا گروہ ہیں:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ أُولَئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ وَأَيَّدَهُمْ بِرُوحٍ مِنْهُ وَيُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ أُولَئِكَ حِزْبُ اللَّهِ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (سورة المجادلة:22

تو ان لوگوں کو جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہیں، نہیں پائے گا کہ وہ ان لوگوں سے دوستی رکھتے ہوں جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی، خواہ وہ ان کے باپ ہوں، یا ان کے بیٹے، یا ان کے بھائی یا ان کے خاندان۔ یہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اس نے ایمان لکھ دیا ہے اور انہیں اپنی طرف سے ایک روح کے ساتھ قوت بخشی ہے انہیں ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہوں گی، ان میں ہمیشہ رہنے والے ہیں، اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اس سے راضی ہو گئے۔ یہ لوگ اللہ

کا گروہ ہیں، یاد رکھو! یقیناً اللہ کا گروہ ہی وہ لوگ ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں۔

دل اللہ تعالیٰ کی دو انگلیوں کے درمیان:

شہر بن حوشب رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: اے ام المومنین! جب آپ رسول اللہ ﷺ کے پاس ہوتیں ہیں تو آپ ﷺ کونسی دعا زیادہ پڑھتے تھے؟ تو ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

كَانَ أَكْثَرُ دُعَائِهِ: يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ

آپ ﷺ کی زیادہ تر یہ دعا ہوتی تھی: اے دلوں کو پھیرنے والے! میرا دل اپنے دین پر ثابت فرما۔ فرماتی ہیں میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ اکثر یہی دعا مانگتے ہیں (ایسا کیوں؟) تو آپ ﷺ نے فرمایا:

يَا أُمَّ سَلَمَةَ إِنَّهُ لَيْسَ آدَمِيٌّ إِلَّا وَقَلْبُهُ بَيْنَ أُصْبُعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ اللَّهِ، فَمَنْ شَاءَ أَقَامَ، وَمَنْ شَاءَ أَزَاغَ

اے ام سلمہ! کوئی آدمی بھی ایسا نہیں مگر یہ کہ اس کا دل اللہ کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہے، جس کے لیے چاہے وہ (اللہ دل کو) سیدھا رکھے اور جس کے لیے چاہے وہ (دل کو) ٹیڑھا کر دے۔

صحیح۔سنن الترمذی:3522

دل سے ایمان نہ لانے کا گناہ:

دل کے اعمال ایمان کے بڑے ارکان میں سے ہیں۔ دل کے اعمال سے مراد تصدیق، اقرار، اللہ تعالیٰ کا خوف، امید، محبت، توکل، اور خشیت وغیرہ ہیں۔ ان اعمال میں کوتاہی کرنے سے ایمان میں کمی واقع ہوتی ہے۔ منافقین کا طرز عمل ہمارے سامنے ہے کہ وہ زبان سے اقرار کرتے ہیں، ظاہری اعمال میں مسلمانوں کی مشابہت کرتے لیکن ان کا اقرار ان کی تصدیق کی موافقت نہیں کرتا، اسی لیے باری تعالیٰ نے ان کے بارے ارشاد فرمایا:

إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ (سورة النساء:145

بلاشبہ منافق لوگ آگ کے سب سے نچلے درجے میں ہوں گے۔

اور منافقین کے دلوں کو اللہ تعالیٰ پاک نہیں کرتا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

أُولَئِكَ الَّذِينَ لَمْ يُرِدِ اللَّهُ أَنْ يُطَهِّرَ قُلُوبَهُمْ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ (سورة المائدة:41

یہی وہ لوگ ہیں کہ ان کے دلوں کو پاک کرنے کا اللہ نے ارادہ نہیں کیا، ان کے لیے دنیا میں رسوائی اور آخرت میں بہت بڑا عذاب ہے۔

اخروی کامیابی دل کی سلامتی کے ساتھ ہے:

دل کی سلامتی اس کا خلوص دنیاوی اور اخروی سعادت وخوش بختی کا سبب ہے۔ بے ایمانی اور حسد جیسی بیماریوں سے دل کا محفوظ رہنا دنیا اور آخرت میں خوش بختی واطمینان کا باعث ہے، جیسا کہ باری تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ إِلَّا مَنْ أَتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ (سورة الشعراء:88/89

جس دن مال اور بیٹے فائدہ نہ دیں گے مگر جو اللہ تعالیٰ کے پاس قلب سلیم لایا۔

گویا روزِ قیامت نجات صرف اسی کی ہوگی جو قلب سلیم لایا ہوگا۔ اسی طرح ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَأُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِينَ غَيْرَ بَعِيدٍ هَذَا مَا تُوعَدُونَ لِكُلِّ أَوَّابٍ حَفِيظٍ مَنْ خَشِيَ الرَّحْمَنَ بِالْغَيْبِ وَجَاءَ بِقَلْبٍ مُنِيبٍ (سورة ق:31/33

اور جنت پرہیزگاروں کے لیے قریب کردی جائے گی، جو کچھ دور نہ ہوگی۔ یہ ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا، ہر اس شخص کے لیے جو بہت رجوع کرنے والا، خوب حفاظت کرنے والا ہو۔ جو رحمان سے بغیر دیکھے ڈر گیا اور رجوع کرنے والا دل لے آیا۔

دل کی اصلاح کرنے والے اسباب

جب دل کی اصلاح کی اتنی اہمیت ہے کہ اس کے بغیر جنت میں نہیں جایا سکتا تو پھر ایسے عوامل تلاش کرنے اور پھر ان پر عمل کرنے کی ضرورت ہے کہ جن کی بدولت اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں کی اصلاح فرما دے۔ تو آیئے! چند ایک ایسے عوامل کے بارے میں جاننے کی کوشش کرتے ہیں:

پہلا سبب: غور وتدبر سے قرآن مجید کی تلاوت:

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے قرآن مجید کو دلوں کی بیماریوں کے لیے شفا اور مومنین کے لئے سراپا رحمت وہدایت بنا کر نازل فرمایا ہے، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَتْكُمْ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَشِفَاءٌ لِمَا فِي الصُّدُورِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَلِكَ فَلْيَفْرَحُوا هُوَ خَيْرٌ مِمَّا يَجْمَعُونَ(سورة يونس:57،58)

اے لوگو! بے شک تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے عظیم نصیحت اور اس کے لیے سراسر شفا جو سینوں میں ہے اور ایمان والوں کے لیے سراسر ہدایت اور رحمت آئی ہے۔ کہہ دے (یہ) اللہ کے فضل اور اس کی رحمت ہی سے ہے، سو اسی کے ساتھ پھر لازم ہے کہ وہ خوش ہوں۔ یہ اس سے بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں۔

ایک دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ وَلَا يَزِيدُ الظَّالِمِينَ إِلَّا خَسَارًا (سورة الاسراء:82)

اور ہم نے قرآن میں سے تھوڑا تھوڑا نازل کرتے ہیں جو ایمان والوں کے لیے سراسر شفا اور رحمت ہے اور وہ ظالموں کو خسارے کے سوا کسی چیز میں زیادہ نہیں کرتا۔

حضرات محترم! یہ قرآن سب سے مؤثر اور بلیغ ترین موعظت ونصیحت ہے اور ان آفات وامراض کے لئے جو دلوں اور سینوں میں موجود ہیں سب دواؤں سے بڑھ کر نفع بخش دوا ہے، اس میں شہوات اور خواہشات نفس کی بیماریوں کے لئے شفا ہے، اس میں تمام شکوک وشبہات کی بیماریوں کا بہترین علاج ہے اور اس میں خواب غفلت میں پڑے ہوئے لوگوں کے دلوں کو بیدار کرنے کے لئے بہترین نسخہ الٰہی ہے۔

ہر وہ شخص جو اپنے دل کی اصلاح کی رغبت رکھتا ہے اس کے لئے یہ بات نہایت اہم ہے کہ وہ یہ معلوم کرلے کہ قرآن کریم سے شفاء حاصل کرنا صرف اس کی تلاوت ہی سے نہیں ہے بلکہ اس کے لئے یہ بہت ضروری ہے کہ وہ قرآن میں تدبر وتفکر کرے اور جو قرآنی خبریں ہیں ان سے نصیحت اور عبرت حاصل کرے اور ساتھ ساتھ اس کے احکام کی مکمل پابندی وتابعداری کرے۔

<u>دوسرا سبب: اللہ تعالیٰ سے محبت کرنا:</u>

انسان کی اللہ تعالیٰ سے محبت ان تمام نسخہ ہائے علاج میں بہت زیادہ نفع بخش علاج ہے جس سے دل کا علاج کیا جاتا ہے اور اس میں کوئی تعجب نہیں کہ یہ محبت ہی بندگی وعبودیت کی بنیاد ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَتَّخِذُ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَنْدَادًا يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللَّهِ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِلَّهِ

(سورة البقرة:165)

بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو اللہ کے شریک اوروں کو ٹھہرا کر ان سے ایسی محبت رکھتے ہیں جیسی محبت اللہ سے ہونی چاہیے اور ایمان والے اللہ کی محبت میں بہت سخت ہوتے ہیں۔

لہٰذا اللہ کی محبت ہی درحقیقت دل کی جنت، اس کی غذا وقوت اور اس کی حیات وزندگی ہے۔ دل اللہ سے سچی محبت کے بغیر نہ تو فلاح پا سکتا ہے، نہ ہی صالح ہوسکتا ہے، نہ ہی خوشی میں مسرور ہوسکتا ہے، نہ سچی لذت سے بہرور ہوسکتا ہے اور نہ ہی اسے امن وچین حاصل ہوسکتا ہے۔ چنانچہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(ثَلاَثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ حَلاَوَةَ الإِيمَانِ: مَنْ كَانَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا، وَمَنْ أَحَبَّ عَبْدًا لاَ يُحِبُّهُ إِلَّا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَمَنْ يَكْرَهُ أَنْ يَعُودَ فِي الكُفْرِ، بَعْدَ إِذْ أَنْقَذَهُ اللَّهُ، مِنْهُ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُلْقَى فِي النَّارِ)

صحیح البخاری:21/صحیح مسلم:43

جس شخص میں یہ تین باتیں ہوں گی وہ ایمان کا مزہ پالے گا ایک یہ کہ وہ شخص جسے اللہ اور اس کا رسول ان کے ماسوا سے زیادہ عزیز ہوں اور دوسرا یہ کہ جو کسی بندے سے محض اللہ ہی کے لیے محبت کرے اور تیسری بات یہ کہ جسے اللہ نے کفر سے نجات دی ہو، پھر وہ دوبارہ کفر اختیار کرنے کو وہ ایسا برا سمجھے جیسا آگ میں گر جانے کو برا جانتا ہے۔

اس حدیث میں غور وفکر سے یہ بات کھل کر سامنے آتی ہے کہ اس کی چکی اللہ کی محبت پر ہی گھومتی ہے، محبت دین کے واجبات میں سے سب سے عظیم ترین چیز ہے، اور اس کے اصول وبنیاد میں سے سب سے زیادہ مہتم بالشان اور نہایت ہی اہمیت کا حامل ہے، بلکہ سچ یہ ہے کہ ایمان ودین کے جملہ اعمال میں سے

ہر عمل کی اساس و جڑ یہی محبت ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَمَنْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ يَهْدِ قَلْبَهُ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ(سورة التغابن :11)

اور جو اللہ پر ایمان لائے اللہ اس کے دل کو ہدایت دیتا ہے اور اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔

اور محبت کی صحیح علامت اور اس کا معیار صادق اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ
(سورةآل عمران :31)

کہہ دیجئے! اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو، تو میری تابعداری کرو، خود اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف فرما دے گا اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

معلوم ہوا کہ جس قدر ظاہر و باطن میں نبی کریم ﷺ کی تابعداری و اتباع پائی جائے گی، اسی قدر تمہارے ساتھ اللہ کی محبت بھی پائی جائے گی جو دلوں کی اصلاح کے لئے بہترین ذریعہ ہے۔

تیسرا سبب: اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا:

دل کی اصلاح اور سکون ذکرِ الٰہی کے بغیر ممکن نہیں ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ (سورة الرعد:28)

یاد رکھو! اللہ تعالیٰ کے ذکر سے دلوں کو تسلی حاصل ہوتی ہے۔

اسی طرح سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(مَثَلُ الَّذِي يَذْكُرُ رَبَّهُ وَالَّذِي لاَ يَذْكُرُ رَبَّهُ، مَثَلُ الحَيِّ وَالمَيِّتِ)

اس شخص کی مثال جو اپنے رب کا ذکر کرتا ہے اور اس شخص کی مثال جو اپنے رب کا ذکر نہیں کرتا، ایسی ہی ہے جیسے زندہ اور مردہ کی مثال ہے۔

صحیح البخاری:6407

حضرات گرامی! ذکرِ الٰہی دل کے لئے ویسے ہی ضروری ہے جس طرح مچھلی کے لئے پانی، اگر پانی سے مچھلی کو باہر نکال لیا جائے تو اس کی حالت کیسی ہوگی؟ تو اس کی حالت بعینہ دل کی حالت کی طرح ہے جب اسے ذکرِ الٰہی سے دور رکھا جائے۔ اور یہ حقیقت ہے کہ جب دل اللہ تعالیٰ کے ذکر سے خالی ہو تو پھر وہ پتھر

جیسا سخت اور ظالم صفت بن جاتا ہے۔فرمان الٰہی ہے:

فَوَيْلٌ لِلْقَاسِيَةِ قُلُوبُهُمْ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ(سورة الزمر:22)

اور ہلاکت ہے ان پر جن کے دل یاد الٰہی سے اثر نہیں لیتے بلکہ سخت ہو گئے ہیں۔

ایک شخص نے حسن بصری رحمہ اللہ سے کہا: اے ابوسعید! میں آپ سے یہ شکوہ کرتا ہوں کہ میرا دل بہت سخت ہے تو ابوسعید نے اس سے فرمایا: تم اس دل کو ذکر الٰہی سے پگھلا دو، کیونکہ دلوں کی سختی وقساوت کو ذکر الٰہی جیسی چیز سے بڑھ کر اور کوئی چیز نہیں جو اسے پگھلا سکے۔

اسی بناء پر متعدد مقامات پر اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو بہ کثرت ذکر الٰہی کرنے کا حکم دیا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًاوَسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا(سورة الاحزاب:41، 42)

مسلمانو! اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت زیادہ کرو، اور صبح وشام اس کی پاکیزگی بیان کرو۔

دوسرے مقام پر فرمایا:

الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَى جُنُوبِهِمْ (سورة آل عمران:191)

جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کھڑے اور بیٹھے اور اپنی کروٹوں پر لیٹے ہوئے کرتے ہیں۔

ذکر الٰہی کا کم ترین درجہ یہ ہے کہ اوقات واسباب سے مقید اذکار کی محافظت ومداومت کی جائے، جیسے صبح وشام کے اذکار، اور وہ اذکار جو فرض نمازوں کے بعد پڑھے جاتے ہیں، اور اس کے علاوہ وہ اذکار جن کے لئے کوئی سبب ہو یا کسی خاص حالت میں ان کا ذکر وورد ہو۔

چوتھا سبب: خوف الٰہی:

دل کی اصلاح کے لیے ضروری ہے کہ اپنے دلوں میں اللہ تعالیٰ کے خوف کو جگہ دی جائے۔جس شخص کے دل میں باری تعالیٰ کا خوف وہ دل کبھی بگڑ نہیں سکتا اور جس شخص کے دل میں مالک کا خوف نہیں وہ دل روز قیامت الٹ پلٹ ہو جائے گا، جیسا کہ ارشاد ربانی ہے:

فِي بُيُوتٍ أَذِنَ اللَّهُ أَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ يُسَبِّحُ لَهُ فِيهَا بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ يَخَافُونَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ

وَالْأَبْصَارُ (سورة النور :36/37

ان گھروں میں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ وہ بلند کیے جائیں اوران میں اس کا نام یاد کیا جائے، اس کی تسبیح بیان کرتے ہیں ان میں صبح وشام۔ وہ مرد جنہیں اللہ کے ذکر سے اور نماز قائم کرنے سے اور زکوٰۃ ادا کرنے سے نہ کوئی تجارت غافل کرتی ہے اور نہ کوئی خرید وفروخت، وہ اس دن سے ڈرتے ہیں جس میں دل اور آنکھیں الٹ جائیں گی۔

پانچواں سبب: اللہ تعالیٰ کی تقسیم پر راضی ہونا:

جولوگ اللہ تعالیٰ کی تقسیم پر رضا مندی اختیار کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کے دلوں کی اصلاح فرمادے، اسی بات کا اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حکم دیا ہے:

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُم بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ تُرِيدُ زِينَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَلَا تُطِعْ مَنْ أَغْفَلْنَا قَلْبَهُ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ وَكَانَ أَمْرُهُ فُرُطًا (سورة الكهف :28)

اور اپنے آپ کو انہیں کے ساتھ رکھا کر جو اپنے پروردگار کو صبح وشام پکارتے ہیں اور اسی چہرے کے ارادے رکھتے ہیں (رضامندی چاہتے ہیں) خبردار! تیری نگاہیں ان سے نہ ہٹنے پائیں وہ دنیوی زندگی کی زینت چاہتے ہیں۔ دیکھ اس کا کہنا نہ ماننا جس کے دل کو ہم نے اپنے ذکر سے غافل کر دیا ہے اور جو اپنی خواہش کے پیچھے پڑا ہوا ہے اور جس کا کام حد سے گزر چکا ہے۔

چھٹا سبب: سچی توبہ اور کثرتِ استغفار:

ایسی توبہ جس میں توبہ کی تمام شرائط موجود ہوں، دل کو جلا اور روشنی بخشتی ہے اور گناہوں اور برائیوں کی تمام میل کچیل کو صاف کر دیتی ہے کیونکہ گناہوں اور معاصی پر بار بار اصرار دل کو کالا اور سیاہ بنا دیتا ہے۔

یاد رکھئے! کثرت توبہ اور ہمیشہ استغفار کو لازم پکڑنا یہ ان امور میں سے ہے جس سے دل پاکیزہ بنتا ہے اور اسے اعمال خیر کی طرف لے جاتا ہے، جیسا کہ آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

(إِنَّهُ لَيُغَانُ عَلَى قَلْبِي، فَإِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ)

صحیح_مسنداحمد:391/19(17848)

بے شک میرے دل پر بہت سی خواہشات کا غلبہ ہوتا ہے اور میں ضرور ایک دن میں سو بار اللہ کی جناب میں استغفار کرتا ہوں۔

اس حدیث میں اللہ کے نبی ﷺ نے خبر دی ہے کہ آپ دل سے ان تمام خواہشات اور مشاغل دنیا کے بوجھ کو استغفار کے ذریعہ زائل اور دور کرتے ہیں حالانکہ آپ کی شان یہ ہے کہ اللہ رب العزت نے آپ کے آگے اور پیچھے کے تمام گناہ بخش دیئے ہیں۔ پھر آپ ﷺ کے سوا دوسرے کی کیا حالت ہوگی جس کے کندھے گناہوں کے بوجھ سے بوجھل ہیں اور معاصی وسیئات کی ہر لمحہ بھرمار ہے، کیا اسے بہ کثرت استغفار کی ضرورت نہیں ہے؟ جس سے اس کے دل فاسد کی اصلاح ہو سکے؟ ہاں! کیوں نہیں اللہ کی قسم ہم سب اس کے شدید محتاج ہیں۔

یاد رکھیئے! جب بندہ اللہ تعالیٰ کے سامنے گڑ گڑاتا ہے، ندامت کا اظہار کرتا، اللہ سے اپنے گناہوں کی توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے پھر سے نئی زندگی میسر کرتا ہے جو نیکی اور تقویٰ والی ہوتی ہے، قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

أَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَأَحْيَيْنَاهُ وَجَعَلْنَا لَهُ نُورًا يَمْشِي بِهِ فِي النَّاسِ كَمَنْ مَثَلُهُ فِي الظُّلُمَاتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِنْهَا (سورة الانعام:122)

ایسا شخص جو پہلے مردہ تھا پھر ہم نے اس کو زندہ کر دیا اور ہم نے اس کو ایک ایسا نور دے دیا کہ وہ اس کو لئے ہوئے آدمیوں میں چلتا پھرتا ہے، کیا ایسا شخص اس شخص کی طرح ہوسکتا ہے جو تاریکیوں سے نکل ہی نہیں پاتا؟۔

یہ مثال جسے اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے اس شخص کی ہے جو کفر اور جہل کی وجہ سے مردہ دل تھا، پھر اللہ نے توبہ کی وجہ سے اسے ہدایت دی اور اسے ایمان دے کر زندگی عطا فرمائی، اور اسے ایسے نور سے نوازا جس سے وہ روشنی حاصل کرتا ہے اور لوگوں کے درمیان اس نور کو لئے چلتا پھرتا ہے۔

ساتواں سبب: نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرنا:

نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرنے کا اللہ تعالیٰ نے ہمارے پیارے پیغمبر کو حکم دیا، جیسا کہ قرآن مجید میں ہے:

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ تُرِيدُ زِينَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَلَا تُطِعْ مَنْ أَغْفَلْنَا قَلْبَهُ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ وَكَانَ أَمْرُهُ فُرُطًا

(سورة الكهف:28)

اور اپنے آپ کو انہیں کے ساتھ رکھا کر جو اپنے پروردگار کو صبح وشام پکارتے ہیں اور اسی چہرے کے ارادے رکھتے ہیں (رضامندی چاہتے ہیں) خبردار! تیری نگاہیں ان سے نہ ہٹنے پائیں وہ دنیوی زندگی کی زینت چاہتے ہیں۔ دیکھ اس کا کہنا نہ ماننا جس کے دل کو ہم نے اپنے ذکر سے غافل کر دیا ہے اور جو اپنی خواہش کے پیچھے پڑا ہوا ہے اور جس کا کام حد سے گزر چکا ہے۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(الْمَرْءُ عَلَى دِينِ خَلِيلِهِ، فَلْيَنْظُرْ أَحَدُكُمْ مَنْ يُخَالِلْ)

آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے پس چاہئے کہ تم میں سے ہر ایک یہ دیکھے کہ وہ کس سے دوستی کرتا ہے۔

اسنادہ جید۔مسند احمد:142/14(8417)

آٹھواں سبب: آخرت کو یاد کرنا:

یقیناً آخرت سے غفلت اور لاپرواہی ہر خیر اور نیکی سے روکتی ہے اور دل کو خواہشات دنیا کی طرف موڑ دیتی ہے، یہی وجہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(فَزُورُوا الْقُبُورَ فَإِنَّهَا تُذَكِّرُ الْمَوْت)

تم لوگ قبروں کی زیارت کے لئے جایا کرو یہ تمہیں موت کی یاد دلائے گی۔

صحیح مسلم:976

ایک اور مقام پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(فَإِنَّهَا تُزَهِّدُ فِي الدُّنْيَا، وَتُذَكِّرُ الْآخِرَة)

یہ تمہیں دنیا سے بے رغبت کرے گی اور آخرت کی یاد دلائے گی۔

صحیح۔سنن ابن ماجہ:1571

چنانچہ دلوں کے لئے قبروں کی زیارت اور موت وآخرت کی یاد سے زیادہ نفع بخش چیز اور کوئی نہیں ہے۔ کیونکہ یہ باتیں شہوتوں کو جڑ سے کاٹ دینے والی ہیں، اور غفلتوں سے ہوش میں لانے والی ہیں، اسی لئے نبی کریم ﷺ نے موت جو لذتوں کو جڑ سے کاٹ دینے والی ہے، کو بہ کثرت یاد کرنے کا حکم دیا ہے۔

نوواں سبب: سلف صالحین کی سیرتوں کا مطالعہ:

سلف صالحین کی سیرتوں اور ان کے واقعات وقصص میں اہل عقل کے لئے عبرت ونصیحتیں ہیں، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَكُلًّا نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنْبَاءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهِ فُؤَادَكَ(سورة هود:120)

رسولوں کے سب احوال ہم آپ کے سامنے آپ کے دل کی تسکین کے لئے بیان فرما رہے ہیں۔

چنانچہ نبیوں، رسولوں، صالحین، اور شہداء وغیرہ کے حالات زندگی سے جو اولیاء اللہ ہیں، دل کو تقویت اور ثبات حاصل ہوتا ہے، اور یہ دل میں تقویٰ واستقامت پیدا کرتے ہیں اس لئے کہ جس نے قوم صالحین کی سیرت میں بغرض علم وبصیرت نگاہ ڈالی تو اللہ اس کے دل کو زندہ کر دیتا ہے اور اس کے باطن کی اصلاح فرما دیتا ہے، خاص کر کے ہمارے نبی مکرم محمد ﷺ کی سیرت جو یقینی طور پر دلوں میں ایمان کو زیادہ کرتی ہے اور دل وضمیر کی اصلاح کرتی ہے۔

دسواں سبب: باری تعالیٰ سے دل کی اصلاح کی دعا کرنا:

اپنے دلوں کی اصلاح کے لیے باری تعالیٰ سے دعا کرنا ضروری ہے، کیونکہ کوئی بھی عمل مالک کی توفیق کے بغیر ممکن نہیں ہے، اللہ تعالیٰ سے استدعا کے نتیجے میں دل کی اصلاح ہوگی، چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

فَلَوْلَا إِذْ جَاءَهُمْ بَأْسُنَا تَضَرَّعُوا وَلَكِنْ قَسَتْ قُلُوبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (سورة الانعام :43)

سو جب ان کو ہماری سزا پہنچی تھی تو انہوں نے عاجزی کیوں نہیں اختیار کی؟ لیکن ان کے دل سخت ہو گئے اور شیطان نے ان کے اعمال کو ان کے خیال میں آراستہ کر دیا۔

رسول اللہ ﷺ اپنے دل کی اصلاح وتقویٰ اور حق وہدایت پر اس کی ثابت قدمی کے لئے اللہ رب العالمین سے بکثرت دعا کیا کرتے تھے، چنانچہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کی اکثر یہ

دعا ہوتی تھی:

(يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ)صحیح۔سنن الترمذی:2140

اے دلوں کو الٹنے پلٹنے والے! میرے دل کو تو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ۔

❁❁❁❁❁

ہمارا خطبہ حاصل کرنے کے لیے رابطہ کیجئے

حافظ زبیر بن خالد مرجالوی 03086222418

حافظ عثمان بن خالد مرجالوی 03036604440

حافظ طلحہ بن خالد مرجالوی 03086222416